حج اور عمرہ کے متعلق بنیادی معلومات

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین و نبینامحمدو علی آلہ ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین أمابعد: فاعوذباللّٰہ من الشیطان الرجیم، بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم﴿ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا ﴾ (آل عمران۔۹۷)

اللہ رب العالمین نے صاحب استطاعت حضرات پر پہلی فرصت میں بیت اللہ کا حج فرض کیا ہے، اس بیت اللہ کا حج جس کی تعمیر حضرت ابراہیم اوران کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہما الصلاۃ والسلام نے کی اور اللہ کے حکم سے تعمیر مکمل ہونے کے بعد حضرت ابراہیم نے لوگوں کے درمیان حج کا اعلان کیا جیسا کہ قران شہادت دیتا ہے﴿ وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ ﴾ (الحج۔۲۷) ''اے ابراہیم! لوگوں میں حج کا اعلان کردو''۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا حضرت ابراہیم سے کیئے گئے وعدے کے مطابق آج دنیا کے چپے چپے سے لوگ حج بیت اللہ کے لیئے تشریف لاتے ہیں۔ حج لوگوں کو یہ درس دیتا ہے کہ لوگوں کے درمیان اتحاد واتفاق رہے، لوگ اللہ کے نزدیک صرف تقویٰ کے اعتبار سے ایک دوسرے سے بلند ہیں نہ کہ مال ودولت کے ذریعہ، حج یہ مالی اور بدنی دونوں عبادتوں کا مجموعہ ہے، لہذا انسان کو چاہیئے کہ حج میں تمام اعمال ایسے ہی کرے جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ اوران کے اصحاب رضی اللہ عنھم نے انجام دیا ہے، تب جاکر اسکا حج مکمل اور حج مبرور ہوگا جس کی جزا جنت ہے، اور حج سے انسان گناہوں سے ایسا ہی پاک ومعصوم ہوجاتا ہے جیسا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنم دیا ہو۔ (بخاری ومسلم)

لہذا ہم یہاں حج وعمرہ کے متعلق چند بنیادی باتوں کا تذکرہ کررہے ہیں جومناسک حج وعمرہ کوانجام دینے میں رہنما ثابت ہوں۔

حج و عمرہ کی تعریف اور اسکے اقسام

حج کے لغوی معنی:۔ قصدوارادہ کے ہیں۔

حج شریعت کی اصطلاح میں: مخصوص افعال کی ادائیگی کیلیئے مسجد حرام کی طرف (سفرکا) قصد کرنا (المغنی ۳/۲۱۷، فتح القدیر۔۲/۱۲۰)

حج تین طرح کے ہوتے ہیں:۔(۱) تمتع (۲) قران (۳) افراد۔

حج تمتع:۔ حج تمتع کہتے ہیں کہ حج کے مہینوں میں میقات سے عمرہ کا احرام باندھنا اور عمرہ کرکے حلال ہوجانا، پھر ۸/ ذی الحجہ کو اپنی رہائش گاہ ہی سے دوبارہ احرام باندھ کر حج کے تمام ارکان کوانجام دینا، اس حج میں قربانی کرنا ضروری ہے۔

حج قران:۔ حج قران کہتے ہیں حج کے مہینوں میں میقات سے حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے اکٹھا احرام باندھنا، اور مکہ پہنچ کر عمرہ کرنا، لیکن سعی کے بعد نا بال اتروانا اور نہ ہی احرام کھولنا، بلکہ دوبارہ ۸/ ذی الحجہ کو اسی احرام میں مناسک حج کوانجام دینا، حج قران کرنے والے پر قربانی واجب ہے، اور جو قربانی کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ دس روزے رکھے، اگر قربانی ساتھ لے جائیں تو بہتر ہے، کیونکہ حج قران میں یہی مسنون ہے۔

حج افراد:۔ حج افراد کہتے ہیں حج کے مہینوں میں میقات سے حج کا احرام باندھ کر تمام مناسک حج کوانجام دینا، واضح رہے کہ اس میں قربانی ضروری نہیں۔

میقات اور احرام کے احکام

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے احرام باندھنے کیلیئے کچھ میقات مقرر کیئے ہیں، جن کی تفصیل نیچے ہیں۔

اہل مدینہ یا اس راستے سے آنے والوں کیلیئے ''ذوالحلیفہ'' (نیا نام بیرٔعلی) میقات ہے۔

اہل شام یا اس راستے سے آنے والوں کیلیئے ''جحفہ'' میقات ہے۔

اہل نجد یا اس راستے سے آنے والوں کیلیئے ''قرنِ منازل'' میقات ہے۔

اہل یمن یا اس راستے سے آنے والوں کیلیئے ''یلملم'' (نیا نام سعدیہ) میقات ہے۔

اہل عراق یا اس راستے سے آنے والوں کیلیئے ''ذاتِ عرق'' میقات ہے۔

ہمارے ہندوستانی حجاج کا میقات بھی ''یلملم'' ہے، کیونکہ یہ لوگ یمن کے راستے سے ہوکر گذرتے ہیں، لیکن اگر کسی دوسرے میقات کے راستے سے ہوکر گذریں تو جہاں سے گذریں گے ان کا میقات یہی ہوگا۔

ہوائی سفر میں لوگوں کو چاہئے کہ عمرہ کیلیئے احرام گھر سے پہن کر نکلیں۔ مگر عمرہ کی نیت نہیں کریں گے، جب جہاز مذکورہ میقات میں سے کسی ایک پر سے گذرے تو فوراً تلبیہ پکار کر دل کے ساتھ زبان سے بھی عمرہ کی نیت کرلیں۔

عمرہ کی نیت کیلئے:۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ عُمْرَۃً۔ (اے اللہ میں عمرہ کیلئے حاضر ہوں)

حج کی نیت کیلئے:۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ حَجَّۃً۔ (اے اللہ میں حج کے ارادے سے حاضر ہوں)

واجبات احرام

واجبات سے مراد وہ افعال ہیں جن کے چھوڑنے پر دم (جانور ذبح کرنا) اور اگر دم کی طاقت نہ ہو تو دس دن کے روزے رکھنا لازم آتا ہے۔

(۱) میقات سے احرام باندھنا۔ (صحیح بخاری۔۱۵۲۴)

(۲) سلے ہوئے کپڑے اتارنا'' کہ محرم، قمیص، سلوار، کوٹ اور اسی طرح سلا ہوا لباس نہیں پہن سکتا، اور نہ ہی پگڑی باندھ سکتا ہے اور نہ ہی اپنے سر کو کسی چیز سے ڈھانپے اور نہ موزے اور جرابیں پہنیں۔ (صحیح بخاری۔۱۵۴۲)

(۳) تلبیہ کا ذکر کرنا جس کے الفاظ یہ ہیں:۔ **"لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ، وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ "** ۔ (صحیح بخاری۔۱۵۴۹) **''میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، بے شک تمام تعریفیں، نعمتیں اور بادشاہت تیرے لئے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں''۔**

سنن احرام

سنتوں سے مراد وہ اعمال ہیں جن کے ترک سے دم لازم نہیں آتا:۔

(۱) احرام کے وقت غسل کرنا، نفاس اور حیض والی عورتوں کیلئے بھی یہی حکم ہے۔ (صحیح مسلم۔۲۹۰۸)

(۲) احرام کا صاف، پاک، سفید اور دو چادروں میں ہونا اس لئے کہ رسول ﷺ کا یہی معمول تھا۔

(۳) احرام کا کپڑا پہننے سے پہلے ناخن کاٹنا، مونچھیں کترنا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیرناف صاف کرنا، اس لئے کہ رسول ﷺ کا اسی پر عمل تھا۔

(۴) احرام کا کپڑا پہننے سے پہلے خوشبو لگانا (صحیح مسلم۔۲۸۳۲۔۲۸۳۳)

ممنوعاتِ احرام

ان سے مراد وہ اعمال ہیں جن کو شریعت نے حالت احرام میں کرنے سے منع فرمایا ہے، اور ان کے کرنے سے فدیہ (دم یا روزہ یا مسکینوں کو کھانا کھلانا) لازم ہو جاتا ہے۔

(۱) سلا ہوا کپڑا پہننا۔ (مردوں کیلئے)

(۲) سر پر پگڑی، ٹوپی یا کپڑا اوڑھنا۔ (مردوں کیلئے)

(۳) ناخن کاٹنا، چاہے ہاتھوں کے ہوں یا پاؤں کے (مرد عورت دونوں کیلئے)

(۴) خوشبو لگانا (مرد عورت دونوں کیلئے)

(۵) بال مونڈنا، خواہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، سر کے بال ہوں یا جسم کے کسی اور حصے کے ہوں۔ (مرد عورت دونوں کیلئے)

ان پانچوں ممنوعات میں سے کسی کے بھی ارتکاب سے فدیہ لازم آتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ وہ تین روزے رکھے، یا چھ مسکینوں کو ایک مد ہر مسکین کے حساب سے کھانا دے یا ایک بکری ذبح کرے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:۔ ﴿**فَمَن كَانَ مِنكُم مَّرِيضاً أَوْ بِهِ أَذًى مِّن رَّأْسِهِ فَفِدْيَةٌ مِّن صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ**﴾ **''جو شخص تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو تو اس پر فدیہ ہے کہ وہ روزے رکھ لے یا صدقہ دے دے یا قربانی کرے''۔** (سورۃ البقرہ۔۱۹۶)

(۶) خشکی (زمین کے جانور) کا شکار کرنا، یا شکار میں کسی طرح کی مدد کرنا، یا محرم کیلئے بطور خاص کئے گئے شکار کا گوشت کھانا، ایسے ہی جانور ذبح کرنا، لہٰذا ایسی صورت میں اس کی جزا اس جانور کی طرح جانور دینا ہے۔ اللہ نے فرمایا:۔ ﴿**فَجَزَاءٌ مِّثْلُ مَا قَتَلَ مِنَ النَّعَمِ**﴾ (سورۃ المائدہ۔۹۵) **''(محرم نے) جو شکار قتل کیا اس کے مثل چوپایا جانوروں میں سے اس کی جزا ہے''۔**

(۷) جماع تک پہنچا دینے والا بوسہ وغیرہ یا جماع کرنا:۔ ﴿**فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ**﴾ (سورۃ البقرہ۔۱۹۷) **''حج میں شہوت کی بات، گناہ، اور جھگڑا نہیں ہے۔''**

مجامعت (بیوی سے جماع) سے حج باطل ہو جاتا ہے، مگر اس حج کی تکمیل ضروری ہے، اور اس پر ایک اونٹ کا فدیہ ہے، اگر اس کی طاقت نہ رکھے تو دس دن کے روزے رکھے اور اگلے سال حج کی قضاء بھی ضروری ہے۔ (مؤطا امام مالک :۔ كتاب الحج۔ باب۔ هدی المحرم اذا اصاب اهله)

(۸) نکاح کرنا یا پیغام نکاح دینا حالت احرام میں ممنوع ہے۔(صحیح مسلم۔۱۴۵۰)

اگر محرم نکاح کرتا ہے یا پیغام نکاح دیتا ہے، یا کسی گناہ و غلطی (جیسے چغلی، حسد وغیرہ جو فسوق کے دائرے میں آتے ہیں) کا ارتکاب کرلے، تو اس پر توبہ و استغفار ہے اس لئے کہ ایسی صورت میں شارع سے توبہ و استغفار کے علاوہ کوئی اور سزا مروی نہیں ہے۔

طواف کے شرائط و سنن

طواف ''کعبۃ اللہ'' کے ارد گرد سات چکر لگانے کو کہتے ہیں۔ اس کے بھی شرائط و سنن ہیں۔

شرائط طواف

(۱) باوضو ہو، جسم اور لباس پر ناپاکی یا نجاست نہ ہو اور ایسے ہی شرمگاہ ڈھکی ہوئی ہو۔

(۲) بیت اللہ طواف کرنے والے کے بائیں طرف رہے۔

(۳) طواف سات چکر ہونا چاہیئے، جس کی ابتدا حجر اسود سے ہو اور انتہا بھی اسی پر ہو۔

(۴) طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ پکارنا بند کردینا چاہیئے۔

سنن طواف

(۱) ''رمل'' یہ مردوں کیلئے مسنون ہے، عورتوں کیلئے نہیں، جس کا مفہوم یہ ہیکہ طواف کے پہلے تین چکر میں چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے اکڑ کر سینہ تان کر تیز چلنا، یہ طواف قدوم (یعنی پہلے طواف) میں مسنون ہیں اور وہ بھی صرف تین چکروں میں۔

(۲) **اضطباع**۔ یعنی احرام کی چادر دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر اس طرح رکھیئے کہ دایاں کندھا کھلا رہے، یہ صرف مردوں کیلئے ہے عورتوں کیلئے نہیں، لہٰذا مرد سات چکر میں دایاں کندھا کھلا رکھیں گے۔ (صحیح ابوداؤد۔۱۶۴۵)

(۳) اگر ممکن ہو تو حجر اسود کو چومنا، اگر چومنا مشکل ہو تو ہاتھ یا لاٹھی سے اس کو چھونا، پھر ہاتھ یا لاٹھی کو چوم لینا چاہیئے۔ اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اپنے دائیں ہاتھ سے حجر اسود کی طرف سے اشارہ کیجئے اور ہاتھ کو نہ چومیئے اور ایسے ہی ساتوں چکر میں کیجئے، اور" **بسم الله الله اكبر**" کہہ کر طواف شروع کردیجئے۔(صحیح مسلم۔۳۰۷۰۔۳۰۷۸)

(۴) اگر ممکن ہو تو طواف کے ہر چکر میں رکن یمانی کو ''بسم اللہ اللہ اکبر'' کہہ کر چھونا، اور اگر رکن یمانی کو نہیں چھو سکیں تو ہاتھ سے اشارہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔(ارواء الغلیل۔۱۱۱۰)

(۵) طواف کے درمیان بات چیت سے پرہیز کرنا، اگر کرے بھی تو خیر کی بات کرے اور دوران طواف جو بھی دعائیں یاد ہوا سے پڑھتے رہیں اس لئے کہ اللہ کے رسول ﷺ سے دوران طواف کوئی مخصوص دعا ثابت نہیں، البتہ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا پڑھیئے۔ ﴿رَبَّنَـا اٰتِـنَـا فِی الـدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ **''اے! ہمارے رب ہمیں دنیا میں اچھائی دے اور آخرت میں بھی اچھائی دے اور ہمیں جہنم سے بچا''**۔(صحیح ابوداؤد۔۱۶۶۶)

(۶) طواف سے فارغ ہونے کے بعد اللہ کے قول کے مطابق:۔﴿وَاتَّخِذُوا مِن مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى﴾ **''تم مقام ابراہیم کو جائے نماز مقرر کرلو''**۔ لہٰذا مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کرنا۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد ''سورہ الکافرون'' اور دوسری رکعت میں ''سورہ اخلاص'' (قل هو الله احد) کی تلاوت کرنا۔ دو رکعت سے فارغ ہو کر خوب اچھی طرح سے زمزم پینا اور اس کے بعد سعی کرنے کے لیئے جانے سے پہلے ایک مرتبہ حجر اسود کا استلام کرنا۔(صحیح مسلم۔۱۲۱۸۔ حجۃ النبی للالبانی۔۵۸)

(۷) اگر مقام ابراہیم کے پیچھے جگہ نہ ملے تو کہیں بھی دو رکعت ادا کرلینی چاہیئے۔

(۸) حیض اور نفاس والی عورتیں بیت اللہ کے طواف کے سوا دیگر حاجیوں کی طرح تمام اعمال کریں گی۔(صحیح بخاری۔۳۰۵۔صحیح مسلم۔۱۲۱۱)

سعی کے احکام

صفا مروہ کے درمیان سات چکر دوڑنے کو سعی کہتے ہیں۔

(۱) صفا پہاڑی پر آ کر سب سے پہلے یہ پڑھنا کہ ﴿إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِن شَعَآئِرِ اللّٰهِ﴾ (البقرۃ۔۱۵۸) اس کے بعد ''اَبْدَءُ بِمَا بَدَأَاللّٰهُ بِهٖ'' (صحیح مسلم۔۲۹۵۰)

(۲) اگر صفا پہاڑی پر چڑھ سکے تو بہتر ہے ورنہ جہاں جگہ ملے وہیں قبلہ رخ ہوکر ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھیں ''اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِى وَيُمِيْتُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ اَنْجَزَوَعْدَهٗ وَ نَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ ''(صحیح مسلم۔۲۹۵۰) ''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اسی کے لیئے ملک اور تعریف ہے وہ مارتا اور زندہ کرتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اس نے اپنا وعدہ پورا کیا، اپنے بندے کی مدد کی اور تنہا ہی تمام لشکروں کو شکست دیا''۔

(۳) ہر چکر میں صفا و مروہ دونوں پر ٹھہر کر دعا کرنا، اور دین و دنیا کی بھلائی اور جائز دعا اپنی زبان میں بھی کرنا چاہیئے۔

(۴) صفا سے اتر کر مروہ کے طرف چلتے ہوئے راستے میں سبز نشان (ہری بتی) کے درمیان ذرا دوڑ کر چلیں، اور مروہ پہاڑی پر وہی دعائیں پڑھیئے جو صفا پر پڑھے تھے، اس طرح سات چکر پورے کیجئے، صفا اور مروہ کے درمیان یہ دعا پڑھیں ''رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ ''(مصنف ابن ابی شیبہ۔۱۵۷۹۵)

(۵) صفا مروہ کے درمیان سات چکر دوڑیں اگر ایک چکر یا اس سے کم ناقص ہوگیا تو ''سعی'' نہیں ہوگی، اس لیئے کہ مکمل سات ''اشواط'' (یعنی چکروں) کا نام سعی ہے۔

عرفہ کے احکام

حج کے ارکان میں ''عرفہ میں ٹھہرنا چوتھا رکن ہے، یعنی عرفات نامی جگہ میں ۹ر ذی الحجہ کو نماز ظہر کے بعد سے غروب آفتاب تک ایک لحظہ یا زیادہ کے لیئے حاضر ہونا۔

(۱) ۹ر ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے سورج غروب ہونے تک میدان عرفات میں حاضر ہونا۔

(۲) امام کے ساتھ یا اپنے خیمے میں ظہر اور عصر کی نماز ظہر ہی کے وقت میں جمع کر کے قصر سے پڑھنا (صحیح مسلم۔۲۹۵۰)

(۳) اگر ممکن ہو تو عرفات کے درمیان میں واقع ''جبل رحمت'' کے دامن میں جگہ لینا، اور قبلہ رخ ہوکر کے کثرت سے غروب آفتاب تک دعا و ذکر میں مشغول رہنا (صحیح مسلم۔۲۹۵۰)

(۴) عرفات سے غروب آفتاب کے بعد بغیر مغرب ادا کیئے ہوئے مزدلفہ کے طرف جانا، مزدلفہ پہونچ کر جس وقت مزدلفہ پہونچے مغرب اور عشاء کو ایک اذان اور دو اقامت سے ادا کرلیں، اور سنت کی اتباع میں کھا پی کر سو جائیں (صحیح مسلم۔۲۹۵۰)

(۵) منی، عرفات، مزدلفہ اور منی کے ان مقامات پر آنے جانے میں ''جمرہ عقبہ'' کو کنکر مارنے سے پہلے تک کثرت سے تلبیہ پکارنا۔

حج اور عمرے کا طریقہ

احکام و مسائل کے ذکر کرنے کے بعد ہم یہاں حج اور عمرہ کا طریقہ بیان کررہے ہیں تاکہ اوپر کے مسائل کی ترتیب سمجھنے اور مناسک حج کو ادا کرنے میں آسانی ہو۔

عمرے کی ادائیگی کیسے کریں ؟

سب سے پہلے احرام باندھیں اور احرام کے متعلق جتنے بھی مسائل بیان کیئے گئے ہیں ان کا خاص خیال رکھیں، اس کے بعد تلبیہ پکارتے رہیں۔

مکہ معظمہ پہونچ کے سب سے پہلے خانہ کعبہ آنے کی کوشش کریں اور ممکن ہو تو ''باب السلام'' سے بیت اللہ میں داخل ہوں، مسجد میں داخل ہوتے وقت ''بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ، اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ '' پڑھ کر پہلے دایاں پاؤں داخل کریں، اور جب کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو ہاتھ اٹھا کر یہ دعا پڑھیئے ''اللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، حَيِّنَارَبَّنَا بِالسَّلَامِ ''(مصنف ابن ابی شیبہ۔۱۵۹۸۵) بیت اللہ میں داخل ہونے کے بعد اگر فرض نماز با جماعت ہو رہی ہو تو جماعت میں شامل ہو جایئے اور نماز سے فراغت کے بعد ہی طواف کیجئے اور اگر جماعت نہ ہو رہی تو پہلے طواف کیجئے، طواف شروع کرنے سے پہلے تلبیہ پکارنا بند کر دیجئے، اور ''اضطباع'' کیجئے یعنی احرام کی چادر دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے کے اوپر اس طرح رکھیئے کہ دایاں کندھا کھلا رہے، اس کے بعد حجر اسود کے پاس آیئے اور طواف کی ابتداء کیجئے، اس سلسلے میں طواف کے متعلق پہلے بیان کیئے گئے مسائل کا بغور مطالعہ کریں۔ طواف کے سات چکر پورے کرنے کے بعد مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت ادا کر کے خوب اچھی طرح سے زمزم پیجئے اور سر پر بھی بہایئے، پھر حجر اسود کا استلام کر کے سعی کرنے کے لیئے باب صفا سے صفا پہاڑی پر آئیں (تفصیل کے لیئے سعی کے احکام کو بغور پڑھیں) سعی کے ساتویں چکر سے فارغ ہو کر مرد حضرات سر کے بالوں کو کترو ائیں یا منڈوائیں اور عورت اپنی چوٹیوں سے ایک انگلی کے ایک پور کے برابر بال کٹوائیں۔

اس طرح آپ کا عمرہ مکمل ہوگیا، احرام کے کپڑے بدل کر اپنے عام لباس میں ہو جایئے اور ۸ر ذی الحجہ کا انتظار کیجئے۔

حج کیسے کریں ؟

۸ر ذی الحجہ کو اپنی رہائش گاہ سے احرام باندھ لیجئے اور اس احرام کے لیئے بھی وہ سب اعمال انجام دیجئے جنہیں احرام کے مسائل میں بیان کیا گیا۔ اور اس طرح نیت

کہیئے ''اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ حَجَّۃً'' اور تلبیہ پکارتے ہوئے ظہر سے قبل منیٰ پہنچ جایئے، منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر کو ان کے وقتوں میں اپنے خیمے یا مسجد میں پڑھیئے، ظہر، عصر اور عشاء کی نماز قصر پڑھیئے۔

۹/ ذی الحجہ کو منیٰ میں نماز فجر ادا کرنے کے بعد عرفات کی طرف روانہ ہو جایئے، تفصیل کے لیئے عرفہ کے احکام ملاحظہ فرمائیں، میدان عرفات میں سورج غروب ہونے کے بعد مغرب کی نماز پڑھے بغیر مزدلفہ کے لیئے روانہ ہو جایئے، جس وقت بھی مزدلفہ پہونچے مغرب اور عشاء کی نماز ایک اذان اور دو اقامت کے ساتھ مغرب کی تین اور عشاء کی صرف دو رکعت ادا کیجئے پھر سنت کی اتباع میں کھا پی کر سو جایئے

۱۰/ ذی الحجہ کو فجر کی نماز اول وقت میں پڑھ کر مشعر حرام (مزدلفہ کی پہاڑی) کے پاس یا جہاں کہیں جگہ ملے قبلہ رخ کھڑے ہو کر خوب اجالا ہونے تک دعا اور استغفار اور حمد و ثناء میں مصروف رہیئے اور سورج نکلنے سے پہلے ہی مزدلفہ سے منیٰ کیلئے روانہ ہو جایئے۔

منیٰ پہنچ کر سب سے پہلے صرف ''جمرۂ عقبہ'' (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں زوال سے پہلے ماریئے، اس طور پر کہ ہر کنکری ستون کو لگ جائے یا حوض میں گر جائے، ہر کنکری کو مارتے وقت ''اللہ اکبر'' ضرور کہیں۔ پھر قربانی کیجئے یا کروایئے، اس کے بعد بالوں کو کتروایئے یا منڈوایئے، اس کے بعد احرام کے کپڑے تبدیل کر لیجئے اور مکہ جا کر طواف کیجئے، مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھیئے اور صفا مروہ کے درمیان سعی کیجئے اور منیٰ آ کر وہیں رات گزاریئے۔

۱۱/۱۲/۱۳ ذی الحجہ (ایام تشریق) کو زوال کے بعد تینوں جمرات کو سات سات کنکریاں ماریئے، اگر کوئی ۱۱/۱۲ ذی الحجہ کو کنکری مار کر منیٰ سے نکل جانا چاہے تو غروب آفتاب سے پہلے نکل جائے، ورنہ پھر ۱۳/ ذی الحجہ کی رات گزار کر زوال کے بعد اسی طرح تینوں جمرات کو کنکری ماریئے، ۱۳/ ذی الحجہ کو ہی منیٰ چھوڑنا بہتر ہے اور یہی سنت ہے۔

اس طرح حج کے تمام ارکان و اعمال پورے ہو گئے، صرف طواف وداع باقی رہ گیا جو کہ مکہ چھوڑتے وقت کریں گے۔

کچھ اہم باتیں

(۱) نابالغ بچہ حج کر سکتا ہے، لیکن بلوغت کے بعد اسے یہ حج کافی نہ ہوگا بلکہ فرض کی ادائیگی کیلئے نیا حج کرنا پڑے گا۔ (ارواء الغلیل۔ ۹۸۶)

(۲) حالت احرام میں بطور علاج جسم سے خون نکلوا سکتے ہیں۔ (صحیح بخاری۔ ۱۸۳۵)

(۳) احرام کی حالت میں غسل کرنا مباح ہے۔ (صحیح بخاری۔ ۱۸۴۰ و صحیح مسلم۔ ۱۲۰۵)

(۴) حالت احرام میں آنکھ وغیرہ میں بطور علاج دوا ڈال سکتے ہیں۔ (صحیح مسلم۔ ۲۰۸۹)

(۵) مریض سوار ہو کر طواف کر سکتے ہیں۔ (صحیح بخاری۔ ۱۶۳۳ و صحیح مسلم ۱۲۷۶)

(۶) حیض اور نفاس والی عورتیں بھی سعی کریں گی۔ (صحیح بخاری۔ ۳۰۵)

(۷) اگر کسی کے احرام کا کپڑا ناپاک ہو جائے یا پلید ہو جائے تو وہ احرام کا کپڑا تبدیل کر سکتا ہے۔ (صحیح مسلم۔ ۲۷۹۸)

(۸) ملتزم (حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان کی جگہ) سے چمٹنا اور دعا کرنا سنت ہے۔ مگر اس کیلئے کوئی وقت مقرر نہیں۔ (فقہ السنہ/ کتاب المناسک)

(۹) حالت احرام میں انسان موذی (تکلیف پہنچانے والے) جانور اور کیڑوں مکوڑوں کو حرم میں مار سکتا ہے۔ (صحیح مسلم۔ ۲۸۶۱)

(۱۰) کمزوروں، بیماروں، بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کو آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے منیٰ جانے کی اجازت ہے۔ (صحیح مسلم۔ ۳۱۱۸)

(۱۱) مزدلفہ سے سکون اور وقار کے ساتھ منیٰ آنا چاہیئے، لیکن ''وادیٔ محسر'' میں تیزی کے ساتھ گزر جانا چاہیئے۔ (سنن ترمذی ۔ ابواب الحج ۔ باب ماجاء فی الا فاضة من عرفات)

(۱۲) قربانی کے دن جمرۂ عقبہ پر کنکریاں مارنا، حجامت اور طواف زیارت بالترتیب کرنا افضل ہے۔ لیکن اگر کوئی جان بوجھ کر یا انجانے میں یہ اعمال آگے پیچھے کر دے تو کوئی حرج نہیں۔ (صحیح مسلم۔ ۳۱۵۶)

(۱۳) جمرۂ عقبہ کو رمی (کنکری مار کر) کر کے فوراً واپس آ جانا چاہیئے، وہاں نہ رکنا چاہئے اور نہ ہی دعا مانگنا چاہیئے۔ البتہ جمرۂ اولیٰ اور جمرۂ وسطیٰ کو کنکریاں مارنے کے بعد ذرا ہٹ کر قبلہ رخ ہو کر دعا مانگنا مسنون ہے۔ (سنن نسائی ۔ کتاب المناسك الحج ۔ باب الدعاء بعد رمی الجمار)

(۱۴) احرام کا کپڑا پہننے کے بعد دو رکعت پڑھنا سنت سے ثابت نہیں۔

(۱۵) صاحبِ استطاعت دائم المریض، مفلوج اور سخت کمزور کی طرف سے حج اور عمرہ دونوں کیا جا سکتا ہے۔

(۱۶) کوئی شخص نذر مانے اور اس کے بعد فوت ہو جائے، یا صاحبِ استطاعت شخص حج کیئے بغیر فوت ہو جائے اور اس کے ورثا اس کے مال میں سے اس کے طرف سے حج

کرے تو جائز ہے، شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ بالاتفاق میّت کی طرف سے حج کرنا جائز ہے۔(مجموع الفتاوی۔۹/۲۶)

(۱۷) حج بدل کرنے والا اس طرح تلبیہ پکارے "**اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عَنْ فُلَانٍ**" اور اگر عورت کی طرف حج بدل ہو تو "**اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ عَنْ فُلَانَةٍ**" (عن فلاں کی جگہ جس کے بدلے حج یا عمرہ کر رہے ہیں اس کا نام لیں)۔

(۱۸) حج بدل کرنے والے کے لیئے ضروری ہے کہ پہلے اپنا حج کیا ہو۔(صحیح ابوداؤد۔۱۵۹۶)

(۱۹) عورت کے بدلے مرد، اور مرد کے بدلے عورت حج کر سکتی ہے۔(صحیح بخاری۔۵/۱۱۶)

اللہ رب العالمین ہم تمام مسلمانوں کو جب تک دنیا میں رکھے ایمان پر قائم و دائم رکھے اور ہمارا خاتمہ ہو تو خاتمہ بالخیر ہو۔آمین!

وماتوفیق اِلا با اللّٰه

CENTRE FOR ISLAMIC RESEARCH (CIR)
NEAR WATER PUMP HOUSE,
NEW PARASTOLI,
DORANDA, RANCHI
Contact: +919939669226
Website: www.cirglobal.org
E-mail: info@cirglobal.org